بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

16-04: سورۃ النساء کی مختصر تفسیر (آیات:80-82)

سورۃ النساء کی مختصر تفسیر کا درس جاری ہے اور ہم آیت نمبر 80 پر رُکے تھے یہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ‌ۚ وَمَنۡ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ۞﴾ (النساء:80)

﴿مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ﴾: جس نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی ہے۔

﴿فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾: تو یقیناً اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہے۔

اور اطاعت رسول کے تعلق سے پچھلے درس میں بھی میں نے بات کی تھی کہ اطاعت کا حق اُس وقت تک ادا نہیں ہوتا جب تک کہ اِن تمام اُمور کو مد نظر نہ رکھا جائے:

(۱) سب سے پہلے ایمان (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا)۔

(۲) اور پھر یہ ایمان ہم سے یہ تقاضہ کرتا ہے ہم کہتے ہیں "آمنت برسول الله" کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا حق ادا کریں، اگر اتباع میں کوتاہی ہے تو پھر اطاعت میں بھی کوتاہی ہے۔

(۳) اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت۔

کتنی محبت؟ اپنے اہل وعیال سے بھی زیادہ اپنی جان سے بھی زیادہ، اگر اس سے کم ہے تو کوئی فائدہ نہیں ہے اطاعت کا حق ادا نہیں ہوتا۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توقیر اور احترام جیسا کہ اُس کا حق ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا۔

(6) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصل ماننا، فیصلہ آگیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو من وعن سے تسلیم کرنا ہے۔ صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں فیصلے کو فوراً مان لیتے تھے سر جھکا دیتے من وعن سے تسلیم کرتے تھے اور ہم متبعین صحابہ ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین ہیں اور صحابہ کی بھی ہم پیروی کرنے والے ہیں) منہج سلف الصالحین پر چلنے والے ہیں۔

(7) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع کرنا کہ جب حدیث آجائے اور ثابت ہو جائے کوئی بھی مسئلہ ہو اس حدیث سے تو فیصلہ ہو جاتا ہے گویا جیسا کہ صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اُس فیصلے کو قبول کر لیتے تھے تو ہمارے اوپر بھی فرض ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فیصلے کو قبول کرنا جو ہمیں حدیث کے ذریعے ملا ہے۔

جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے گویا کہ اُس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی ہے کوئی فرق نہیں ہے:

﴿اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ﴾ (النساء:59): اللہ تعالی نے جوڑ دیا ہے یہ لازم اور ملزوم ہے، کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے صرف اللہ تعالی کی اطاعت کی ہے تو یہ میرے لیے کافی ہے۔

ہم کلمہ پڑھتے ہیں "لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ": ادھورے کلمے کا کوئی فائدہ نہیں ہے "مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ"، لازم اور ملزوم ہیں دونوں چیزیں۔ اللہ تعالی کے لیے توحید اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اتباع دونوں فرض ہیں اوّلین فرائض میں سے دونوں فرض ہیں اس کے بعد نماز ہے زکوۃ ہے روزہ ہے حج ہے، باقی جو ارکان اسلام ہیں وہ بعد میں ہیں کیونکہ نماز اُس وقت تک اللہ تعالی قبول نہیں کرتا جب تک کہ اخلاص اور اتباع نہ ہو۔

روزہ زکوۃ حج باقی جتنی بھی عبادات ہیں جب تک کہ اخلاص نہ ہو اللہ تعالی کے لیے اور اتباع نہ ہو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اُس وقت تک یہ عبادت اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔

تو عبادت کی یہ دو عام شرطیں ہیں خاص شرطیں الگ ہیں ہر عبادت کی، دو عام شرطیں ہیں ہر عبادت کے لیے اس لیے اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

﴿مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ﴾: ﴿قَدۡ﴾ تحقیق کے لیے ہے تاکید کے لیے ہے تو اللہ تعالی تاکید فرما رہے ہیں کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کی ہے اطاعت کی ہے یقیناً اُس نے میری اطاعت کی ہے۔

اس لیے جو منکرین حدیث ہیں کہاں پر ہیں؟ کوئی حیثیت نہیں ہے کوئی جگہ نہیں ہے اُن کی! حدیث کے منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہیں پتہ ہے؟! جو تمام احادیث کا انکار کرتے ہیں تو دائرۂ اسلام سے ہی خارج ہیں۔

کہتے ہیں: "قرآن کافی ہے"۔ کہاں پر قرآن کافی ہے بھئی؟! ﴿وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ؕ﴿۳﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۙ﴿۴﴾﴾ (النجم:3-4):

قرآن بھی وحی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان جو حدیث ہے وہ بھی وحی ہے دونوں کو الگ الگ کیوں کر دیا ہے؟!

اللہ تعالی کی اطاعت اُس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت نہ ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر اُس چیز میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں:

﴿وَ مَاۤ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ ٭ وَ مَا نَہٰىکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَہُوۡا﴾ (الحشر:7): بات ہی ختم ہو گئی ہے!

دیکھیں اطاعت کے تعلق سے میں ایک دو چیزیں بتا دوں کتنا خطرناک معاملہ ہے، اگر اطاعت رسول نہیں ہے یا اس میں کوئی کوتاہی ہے تو کتنا خطرناک مسئلہ ہے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری ساری کی ساری امت جنت میں داخل ہو گی (خوشخبری ہے نا کمال ہے بھئی کہ سارے امتی جنت میں ہیں!)۔

"إِلاَّ مَنْ أَبَى" (سوائے اُس کے جو انکار کرے): ارے انکار کون کرتا ہے؟! امتی ہے پھر انکار بھی کرے گا سوال پیدا ہوتا ہے نا! امتی ہے تو انکار کیسے کرے گا؟! (سبحان اللہ)۔

" وَمَنْ يَأْبَى يَا رَسُولَ اللهِ؟ "(کون انکار کرتا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟)"مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى "((صحیح بخاری کی معروف حدیث ہے) جس نے میری اطاعت کی ہے وہ جنت میں داخل ہوا اُس نے میرے امتی ہونے کا حق ادا کیا ہے اور جس نے نافرمانی کی ہے اُس نے جنت میں جانے سے انکار کیا ہے)۔ کتنی بڑی سزا ہے اور کتنی بڑی خوشخبری ہے!

اطاعت رسول جنت کے لیے آسان راستہ ہے:"مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ"،اور جو انکار کرتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت نہیں کرتا گویا کہ وہ جنت میں داخل ہونے سے انکاری ہے انکار کرتا ہے۔

اس لیے دیکھیں اللہ تعالی نے کیا فرمایا ہے:﴿وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيظٗا ۝٨٠﴾:اور جس نے منہ موڑا ہے رو گردانی کی ہے تو ہم نے آپ کو اُن پر نگہبان نہیں بھیجا۔

آپ نے اُن کے قول اور فعل کی حفاظت نہیں کرنی نگہبان آپ نہیں ہیں آپ رسول ہیں آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے رسالت آپ نے پہنچا دی ہے آپ نے حق ادا کر دیا ہے؛اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق ادا کیا ہے جیسا کہ پیغام پہنچانے کا حق تھا وہ ادا کیا ہے، مکمل اور عظیم فصاحت بلاغت حکمت، بولنے کا انداز بے مثال، پیغام پہنچانے کا طریقہ بے مثال، مختلف انداز سے پیغام پہنچایا ہے۔

اگر کوئی منہ موڑتا ہے قبول نہیں کرتا ہے اس پیغام کو پس پشت ڈال دیتا ہے تو حساب ہم نے لینا ہے آپ نے نہیں لینا، حفاظت ہم نے کرنی ہے حفیظ موجود ہیں فرشتے جو لکھ رہے ہیں موجود ہیں، ہر نافرمانی لکھی جا رہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی بھی لکھی جا رہی ہے اور پھر حساب بھی ہم لیں گے:﴿فَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيظٗا﴾۔

اس لیے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض ہے اس میں کوتاہی کرنا کبیرہ گناہ ہے اُس سے بچنا چاہیے ہر مسلمان کو ورنہ پھر جنت میں داخل ہونا بہت مشکل ہو جاتا ہے جب تک کہ اطاعت کا حق ادا نہیں ہوتا۔

اگر نافرمانی ہو گئی ہے تو اس کا حل کیا ہے؟ توبہ ہے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

جب تک روح حلق تک نہیں پہنچتی یا سورج مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کا دروازہ کھلا ہے تو کسی کے پاس کیا عذر ہے کوئی عذر ہے؟! نہیں ہے۔

جب تک سانسیں جاری ہیں آپ کے پاس عذر ہے آپ توبہ کر سکتے ہیں توبہ کر لیں اگر توبہ نہیں کی ہے موت آگئی ہے اور موت اچانک آتی ہے پتہ نہیں چلتا، نافرمانی پر موت آگئی تو پھر خیر نہیں ہے! (اللہ تعالی ہم سب پر رحم فرمائے)۔

پھر اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ کچھ ایسے لوگ جو ہیں جو دعوی کرتے ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مدینہ میں دو قوم کے لوگ تھے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے:

(۱)ایک سچے پکے مومن صحابہ۔

(۲)اور دوسرے منافقین جنہوں نے ظاہراً کلمہ پڑھ لیا ہے اور باطن میں دل میں کفر باقی ہے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے تو دونوں سن لیتے نا اور دونوں کہتے کہ ہم فرمانبردار ہیں ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو تسلیم کر لیا ہے، اب جو لوگ حق ادا کرتے وہ تو سب جانتے ہیں اور جو منافق ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں اُن کے تعلق سے سنیں ذرا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ﴾ (النساء:81)

(اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حکم مان لیا آپ کی فرمانبرداری کی ہے (پیغام ہم نے سن لیا ہے سمجھ لیا ہے))

﴿فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ﴾: پھر جب وہ باہر نکل جاتے ہیں آپ کی مجلس سے (آپ کو چھوڑ کر باہر چلے جاتے ہیں آپ کو چھوڑ دیتے ہیں)۔

﴿بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ﴾: تو اُن میں سے ایک گروہ رات کو اُس کے خلاف باتیں کرتا ہے مجلس میں مشورہ کرتے ہیں جو آپ نے فرمایا ہے۔

زبانی تو یہ کہہ دیا کہ ہم نے سن لیا طاعت کر دی ہے: ﴿وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ﴾: نکرہ لفظ ہے نا، کیونکہ دل سے نہیں مانا تو اس لیے لفظ بھی نکرہ ہے کمال دیکھیں نا! اور: ﴿وَيَقُوْلُوْنَ﴾: زبانی کہہ دیا اُن لوگوں نے۔

کیونکہ صرف زبان سے کہنا کافی نہیں ہے حق ادا نہیں ہوتا جب تک دل سے تسلیم کر کے عمل نہ کیا جائے من وعن سے تسلیم نہ کیا جائے، اور عمل سے ثبوت ہوتا ہے طاعت کا ایسے نہیں ہوتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سن لی ہے جب مجلس سے نکل کر چلے جاتے ہیں اپنے گھروں میں یا اپنی مجالس میں یہ منافقین جو ہیں ایک ساتھ بیٹھتے ہیں: ﴿بَيَّتَ﴾: "مبیت "رات کو کہتے ہیں نا رات کو رہنے کو: ﴿بَيَّتَ﴾۔

﴿طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ﴾: اُن میں سے ایک گروہ جو ہے جن لوگوں نے سنا کیونکہ اس میں مومن بھی تھے نا صحابہ تو کچھ اور بھی تھے سننے والے، یہ جو کچھ اور لوگ ہیں نا اُن لوگوں کے بارے میں بات ہے: ﴿بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ﴾: جو آپ نے فرمایا ہے اس اس کے علاوہ کچھ اور اپنی باتیں کرتے ہیں۔ اگر ماننا ہوتا تو وہی باتیں کرتے نا کہ ہم درس کے بعد جا کر جب ریوائز(Revise) کریں تو وہی باتیں کریں جو ہم نے سنا اور سیکھا ہے نا؛ تو صحابہ یہی کرتے تھے گھر میں جا کر ریوائز(Revise) کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے کیسے سمجھنا ہے کیسے عمل کرنا ہے، اگر کوئی نہ چیز سمجھ آئے تو جا کر پوچھ لیتے سمجھ لیتے عمل کرتے۔ یہ بھی گھروں میں جا کر کچھ اور کرتے یہ کیا کرتے؟ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسے چھوڑ دیتے اور اس کے خلاف جو وہ چاہتے اس کو ڈسکس(Discuss) کرتے آپس میں لیکن کیسے کرتے لوگوں کے سامنے؟ نہیں! خفیہ کرتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اُن کا یہ جو خفیہ کام ہے یہ بتا دیا فرما دیا ہے اب کس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کس کو بتایا ہے؟ اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور قرآن میں درج ہے ہمیں بھی پتہ چل گیا ہے کہ ایسے لوگ بھی موجود تھے اس زمانے میں اور آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں نفاق موجود ہے، جب تک دین کی طاقت ہے تو منافقین بھی موجود ہیں۔

مکہ میں منافقین نہیں تھے صرف دو گروہ تھے یا مومن تھے یا مشرک اور کافر تھے منافق کیوں نہیں تھے؟ کیونکہ مومن مستضعفین تھے کمزور تھے وہاں پر غلبہ کافروں کا تھا تو نفاق کہاں سے آتا؟! طاقتور تو کیوں پھر کلمہ پڑھتے ضرورت کیا تھی؟!

جب مسلمانوں کے پاس طاقت آتی ہے اور مومنین میں طاقتور ہو جاتے ہیں تب جو یہ کافر ہیں ایک وہ جو لڑنا چاہتے ہیں وہ تو لڑتے ہیں جو لڑنا نہیں چاہتے بزدل ہیں وہ پھر جھوٹا کلمہ پڑھ لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھیں ان کے تعلق سے: ﴿وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ﴾ : اور اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے جو کچھ یہ خفیہ رات کو باتیں کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف۔

اللہ تعالیٰ نے خاص فرشتہ مقرر کیا ہے لکھنے والا اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے ﴿يَكْتُبُ﴾ هُو: یعنی اللہ تعالیٰ۔

لکھتے کون ہیں؟ فرشتے لکھتے ہیں نا (سبحان اللہ)۔

وعید دیکھیں آپ! وہ بھی سن رہے ہیں نا جو کہتے ہیں کہ ہم نے کلمہ پڑھا ہے، وہ بھی قرآن پڑھتے ہیں نا کوئی اور قرآن تو اُن کا نہیں تھا یہی قرآن تھا نا اُن ہی کے تعلق سے ہے جب یہ آیت پڑھتے ہیں تو اُن کے دل پر کیا گزرنا چاہیے؟!

اور گزرا کیا ہے اور ہوا کیا ہے کوئی فرق پڑا؟! دل میں ایمان ہوتا تو فرق پڑتا نا!

دیکھیں مومن کا ایمان بڑھ جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں: ﴿زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا﴾ : (الانفال:2) : یہی ہوتا ہے نا۔

اب منافق کے دل میں کیا فرق پڑتا ہے؟ ایمان ہوتا تو زیادہ مضبوط ہوتا نا جب ایمان ہی نہیں ہے تو کیا فرق پڑتا ہے؟! (سبحان اللہ)، لیکن گھبراہٹ بڑھ جاتی تھی۔

کیوں گھبراہٹ بڑھتی تھی؟ پکڑے گئے تو مارے جائیں گے: ﴿وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ﴾۔

﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ : سزا دے دیں کیا؟ نہیں! سزا نہ دیں ان سے اعراض کریں ان سے اپنا منہ پھیر لیں۔

اس میں چار پانچ چیزیں ہیں اعراض کے لفظ میں کہ پردہ فاش نہ کریں بتائیں نہیں یہ کون ہیں اللہ تعالیٰ کا راز ہے ﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ : ربّ جانے وہ جانیں۔

اور پتہ ہے سزا کتنی ہوگی؟ دنیا میں اگر پتہ چل جاتا تو لوگ بُرا بھلا کہتے سزا مل جاتی تھوڑی سی زیادہ مل جاتی نا، نہیں! اللہ تعالیٰ انہیں بہت بڑی سزا دینا چاہتا ہے: ﴿فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ کیوں ہیں منافقین؟ (النساء:145) : کہ سزا میں کوئی کمی نہ ہو!

مسلمان ہیں نا جب دنیا میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے آخرت کی سزا میں اُتنی کمی ہوتی ہے کفارہ ہو گیا تو گناہ ہی ختم!

دنیا میں کوئی تکلیف ہے کسی نے کوئی ظلم کیا ہے ستم کیا ہے، کوئی درد ہے بیماری آخرت میں کیا ہوگا مسلمان کے ایمان کا؟ یہ کفارہ ہے۔

اب ہے ہی منافق ہے ہی کافر اس کا کفارہ کیا ہے؟ تکلیف پہنچی ہے دنیا میں عذاب آخرت میں اس سے بڑا عذاب!

﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ : راز فاش نا کریں منہ موڑ لیں اُن کو سزا نہ دیں، درگزر کریں بُردباری سے کام لیں چھوڑ دیں۔

اور پھر ان کے شر سے کیسے بچا جائے گا؟﴿وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾:اللہ پر بھروسہ کریں توکل کریں۔

کچھ بھی کرلیں آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے وہ کیوں؟﴿وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾﴾: اللہ تعالیٰ ہی کافی کارساز ہے۔

جس کا اللہ تعالیٰ ہی کافی کارساز ہو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہو اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں ہو کون اسے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے؟!(سبحان اللہ)۔

دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اُن منافقین کو کتنا موقع دیا ہے یعنی ہر وہ گنا ہگار جو گناہ کرتا ہے اس کی پکڑ نہیں ہوتی ہے بڑے خطرے میں ہے:

(۱)خطرہ یہ ہے کہ اگر اسے موت آجائے تو بڑی سختی ہے۔

(۲)اور فائدہ یہ ہے کہ کبھی بھی وہ توبہ کرسکتا ہے۔

مہلت میں کیا فائدہ ہے؟اصل بات یہ ہے اس لیے کافر کو دیکھیں مہلت کہ ستّر اسّی سال کی عمر ہے آسائشیں ساری کافروں کے پاس ہیں دنیا کی باریک بینی تک جانتے ہیں راکٹ سائنس تک پتہ نہیں کس کس سیارے تک جانا چاہتے ہیں اور کہاں تک پہنچے ہیں لیکن ربّ کو نہیں پہچان سکے عذر باقی ہے کوئی؟!(سبحان اللہ)۔

﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا﴾:اور اللہ تعالیٰ کا ہر نیک بندہ اللہ تعالیٰ کا ولی اللہ تعالیٰ کا دوست ہر مومن متقی جو ہے وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ بھی رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہترین کارساز ہے اس کے معاملات کو درست کردیتا ہے اگرچہ آپ کے دشمن بہت بڑے ہیں نا اللہ تعالیٰ کی مدد اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُس سے بھی بڑی ہے۔

بعض اوقات انسان عاجز آجاتا ہے ناکہ دشمن ہے کوئی کسی پر جادو کیا ہے کوئی بد نظر کا شکار ہے کوئی کسی قطع رحمی سے ڈرتا ہے اور اس کے مخالفین بڑے سخت ہیں نصیحت بھی کرتا ہے کوشش بھی کرتا ہے معاملہ نہیں بنتا تو معاملات اس ربّ کی طرف سپرد کردو،جادو کا علاج جادو سے نہیں ہوتا،چوری کا علاج چوری سے نہیں ڈکیتی کا علاج ڈکیتی سے نہیں ظلم کا علاج ظلم سے نہیں ہوتا۔

بعض اوقات انسان اتنا مظلوم ہوجاتا ہے دورِ حاضر میں کہ اسے اپنا حق لینے کے لیے ظلم کرنا پڑتا ہے،تو ظلم نہ کریں اپنا حق چھوڑ دیں مظلوم ہو کر مرنا اس سے بہتر ہے کہ آپ ظالم ہو کر مریں؛ورنہ ظالم مظلوم تو دونوں نہیں ہونے چاہیں نا لیکن اگر ہو اس طریقے سے اور آپ کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے آپ کی سفارش ہی بڑی سفارش ہے اس نے آپ کا 10% نقصان کیا ہے آپ سو فیصد نقصان کرسکتے ہیں اس کا بڑی سفارش ہے آپ کے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے کریں گے؟تو دس فیصد نقصان آپ کا بہتر ہے یا اسے سو فیصد نقصان پہنچانا بہتر ہے کیا خیال ہے؟!

جب آپ کو نقصان ہو اور آپ کا حق دنیا میں آپ کو نہ ملے مظلوم ہو کر مریں آخرت میں کیا ہوگا مطالبہ ہوگا کہ نہیں؟اللہ تعالیٰ راضی کرے گا کہ نہیں کرے گا؟

اور جس نے ظلم وستم کیا دنیا میں آپ کا حق چھینا ہے وہاں پر نہ ریال نہ روپیہ نہ زمین نہ دولت نہ مال کچھ بھی نہیں ہے اثر ورسوخ نہیں ہے:

﴿يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾﴾ (الحاقۃ:27-29):کچھ بھی نہیں ہے!

یہ شان وشوکت یہ اثرورسوخ دنیا سب دنیا میں ختم ہو گیا مال بھی نہیں ہے تو حق کہاں سے دے گا؟ نیک اعمال اگر کوئی باقی ہیں تو۔

حدیث میں آیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوئی شخص آئے گا اُس کے پاس پہاڑ ہوں گے نیکیوں کے (نماز کا پہاڑ ہے روزے کا پہاڑ ہے زکوۃ کا پہاڑ ہے صدقات کا پہاڑ ہے پہاڑ ہوں گے) لیکن اس حالت میں آیا ہے کہ ظلم کیا دنیا میں کسی کا مال چھینا کسی کو گالی دی ہے کسی کو مارا پیٹا ہے ظلم کر کے آیا ہے اب وہ بڑا خوش ہے کہ میرے پاس دیکھیں کتنی نیکیاں ہیں پہاڑ ہیں نیکیوں کے تو اللہ تعالیٰ حساب لے گا اور نیکیوں کے پہاڑ اس کی آنکھوں کے سامنے کیونکہ مال تو نہیں ہے جس کا اُس نے مال چھینا ہے ظلم کیا ہے اب نیکیاں اُس کو دے رہے ہیں ٹرانسفر ہو رہی ہیں نیکیاں ساری یہ پہاڑ آنکھوں کے سامنے ختم ہوتے جا رہے ہیں یہاں تک کہ کچھ باقی نہیں بچا۔

راضی ہوا اے مظلوم؟! نہیں راضی نہیں ہوا اے میرے ربّ! کیا چاہیے؟ ابھی انصاف چاہیے۔

انصاف کیا ہو گا؟ اس کے جو گناہ ہیں ناڈالو اس کے کھاتے میں (ظالم کے کھاتے میں)۔

بڑی نیکیوں والا دنیا میں بڑے پیسے تھے کچھ نیکیاں بھی تھیں اُس کی نماز نے بُرائی سے نہیں روکا اُسے؟! پہاڑ تھے نماز کے بُرائی سے نہیں روکا کون سی نماز پڑھتا رہا وہ؟! صدقات اور خیرات مال کو پاک کر دیتے ہیں یہ کیسا مال کما کر آیا ہے کہ لوگوں کا حق کھا کر آیا ہے؟! کئی لوگوں کی تین تین مہینے کی سیلریز کھا گئے ہیں مزدور کی مزدوری وقت پر نہیں دیتے! تو پریشان نہ ہونا اپنے حق کا مطالبہ کریں جو صحیح ادارہ ہے عدالت میں جائیں لینا چاہتے ہیں اپنے حق کو، اگر نہیں مل سکتا تو آپ یہ تسلی لے کر سکون حاصل کر لیں کہ وہاں پر حق ضائع نہیں ہو گا آپ کا، یہ جو آپ سے دنیا میں بڑا طاقتور ہے وہاں پر اس کی دنیا کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی ایک دن آنے والا ہے، اُس کا گریبان اور آپ کا ہاتھ ہو گا اور اللہ تعالیٰ انصاف کرے گا اور آپ کا حق اُس کی نیکیوں سے دے گا اور آپ کے گناہ اُس کو دے کر اللہ تعالیٰ انصاف کرے گا۔

پھر حدیث کے آخری الفاظ ہیں: ''ثُمَّ يُطرَحُ فِي النَّارِ'': پھر اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا پھینک دیا جائے گا، اور یہ جو مسکین تھا دنیا میں حقیر تھا مظلوم تھا جنت میں داخل ہو جائے گا (سبحان اللہ)۔ الغرض، تو اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہے۔

پھر ان منافقین کے لیے اور ہر اُس شخص کے لیے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری میں کوتاہی کرتا ہے، بہت اہم بات ہے اس کے ساتھ آگے اس لیے میں بات پوری کر رہا ہوں:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝۸۲﴾(النساء:82)

عجب ہے واللہ! ہر اس شخص کے لیے لمحۂ فکریہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے اور ایمان کا اطاعت کا حق ادا نہیں کرتا چاہے نفاق اکبر ہو چاہے نفاق اصغر ہو اور خصوصی طور پر نفاق اکبر والے یہاں پر اور جو کافرین ہیں جو دین اسلام سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے دشمنی مول لے چکے ہیں اور حق کو ماننا نہیں چاہتے سن لیں:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ﴾: کیا یہ لوگ قرآن مجید پر غور و فکر نہیں کرتے تدبّر نہیں کرتے۔

کون لوگ؟سب وہ لوگ شامل ہیں جو دین اسلام سے دشمنی لیتے ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات اور اطاعت کا حق ادا نہیں کرتے:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ﴾: کیالوگ قرآن پر غور وفکر نہیں کرتے۔

﴿وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ﴾: اور اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے پاس سے ہوتا۔

﴿لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾﴾: تو اس میں بہت ہی زیادہ اختلاف پاتے۔

صرف اختلاف نہیں﴿اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾: کیونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی سچا ہے نہیں اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی حکمت والے ہے نہیں: ﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾ (النساء:122): کوئی بھی نہیں ہے،اور اللہ تعالیٰ اَحکم الحاکمین بھی ہے اس سے بڑھ کر کوئی حکمت والا نہیں ہے۔

جتنے بھی قرآن مجید میں اخبار ہیں (خبریں ہیں) یا احکامات ہیں اُوامر ہیں یا نواہی ہیں آپ دیکھ لیں کہیں پر کوئی بھی تضاد (Contradiction) نہیں ہے سوال نہیں پیدا ہوتا! ایک لفظ میں بھی نہیں ہے اور یہ قرآن مجید کی ایک خوبصورتی میں سے ایک خوبصورتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پاک کلام کو ثابت کیا کہ سچ اور حق ہے اس چیلنج کے ساتھ۔

یہ چیلنج ہے پتہ ہے کہ غور وفکر کریں اور تضاد نکال کر دکھادیں تمہارے پاس تا قیامت مہلت ہے۔

منافق کو شرم نہیں آتی جھوٹا کلمہ پڑھا ہے یہ قرآن بھی پڑھتا ہے اس کے کانوں میں بھی اس کی آواز آتی ہے پھر بھی اسے سمجھ نہیں آتی غور وفکر کر کے دیکھ لے اور کوئی غلطی تو نکال کر دکھادے! نہیں ہے تو پھر مانتے کیوں نہیں ہو کہ یہ حق ہے؟! پھر کفر پر کیوں جمے ہوئے ہو وجہ کیا ہے؟! اور کافر جس نے دشمنی اختیار کی ہے ذرا آئے میدان میں دکھائیں غلطیاں!

اور لوگوں نے بڑی کوشش کی ہے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے اور کچھ غلطیوں کو نکالنے کی کوشش کی ہے کہ بھئی گرامر میں مسٹیک (Mistake) ہے یا گرامر میں غلطی لگ گئی ہے یہاں پر مرفوع ہے منصوب ہونا چاہیے، منصوب ہے تو مرفوع ہونا چاہیے، کسی نے کہا ہے کہ یہاں پر دیکھیں یہ لفظ میں غلط ہے (سبحان اللہ)۔

قاعدہ یاد رکھ لیں کہ عربی جو گرامر ہے قرآن مجید سے پہلے اس کے جو قواعد اور اصول ہیں وہ عربی شعر وشاعری میں موجود تھی۔

عرب میں شاعر تھے نا عربی فصاحت اور بلاغت شاعروں میں موجود تھی وہی بڑے علماء سمجھے جاتے تھے اور اُن کے شعر کے مطابق اصول بنائے گئے تھے "قواعد اللغة العربية"، جب قرآن مجید نازل ہوا تو تمام شاعروں کی شاعری تابع ہو گئی قرآن مجید کے اور پہلے کے اصول جو ہیں وہ برقرار رہے اور قرآن نے اُن کو چار چاند لگا دیئے، قرآن اُن ہی کی زبان میں نازل ہوا ہے نا کوئی اور زبان تو نہیں تھی جو زبان بولی جا رہی تھی اسی زبان میں ہے نا۔

اور آخری رسالت نہ عبرانی میں ہے نہ سریانی میں ہے اور نہ کسی اور زبان میں ہے، موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی زبان میں تورات نازل ہوئی، عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی زبان میں انجیل نازل ہوئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عربی زبان میں قرآن نازل ہوا۔

کیا سمجھتے ہیں یعنی خاص قوم کے لیے تورات خاص قوم کے لیے انجیل اور کیونکہ پچھلے زمانے میں رسول خاص قوم کے لیے ہوتے تھے نااوپن (Open) تونہیں تھے سب کے لیے تونہیں تھی نااُن کی رسالت ،توآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ثقلین (جن اور اِنس) کے لیے تاقیامت۔بعد میں کوئی رسول تونہیں آئے گاناتوپیغام کون ساہوگا؟یہی قرآن ہوگا۔

زبان کون سی اردوہونی چاہیے انگلش ہونی چاہیے فرنچ ہونی چاہیے کیاہونی چاہیے ؟ترجمہ جو بھی کرناہے کریں قرآن ایک ہی زبان میں نازل ہوا ہے عربی میں نازل ہواہے۔اور حکمت ہے اس میں کہ عربی زبان جیسی کوئی زبان نہیں ہے چیلنج ہے یہ بھی۔

اوردوسرا چیلنج کیاہے؟

(۱)کوئی ایک سورۃ دکھائے؟نہیں کر سکتے!

(۲)تودس سورتیں؟نہیں!

(۳)ایساقرآن بناکر دکھائے؟وہ بھی نہیں!

کوئی سورۃ نہیں بناسکتے چودہ سو سال گزرے ہیں لگے ہوئے کافراس چیلنج کوتوڑنے کے لیے کوئی نہیں کرسکا!فصاحت اور بلاغت کہ کم لفظوں میں سب سے زیادہ معنی دکھائے!

﴿اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَؕ‏ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡؕ‏ ② اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ③﴾ (الکوثر:1-3)

سب سے چھوٹی سورۃ ہے تین آیتیں ہیں کوئی بھی ایساماں کالال کافریامنافق آج تک پیدانہیں ہواجواس سورۃ جیسی تین آیتوں میں اتناپیغام بناکر دکھائے!آئیں نا!لوگوں نے بڑی کوشش کی ہے واللہ!بہت غلطیاں لگی ہیں اور خودلوگوں نے کہاہے کہ نہیں نہیں!اس کاتویہ دس فیصد بھی نہیں لے کرآئے آپ یہاں پرالفاظ زیادہ ہیں یہاں پرالفاظ کم ہیں۔یہ حروف گنتے ہیں حرف بھی گن لیے ہیں پیغام پھر بھی پورانہیں ہوسکا!

مسیلمہ کذاب نے کوشش کی ہے وہ بھی نہ کرسکا جس نے نبوت کادعویٰ کیاتھا کہ میرے اوپر بھی وحی نازل ہوتی ہے اور خودمسخرہ بن گیاآج تاریخ میں بھی اس کی گواہی موجودہے۔تومنافق غوروفکر کریں اور صحیح اسلام میں داخل ہوجائیں۔

کافرغوروفکر کریں کفرکوچھوڑیں اوراسلام میں داخل ہوجائیں۔

اورمومن کے ایمان کاتقاضہ یہ ہے کہ جب یہ آیت پڑھتاہے توایمان مضبوط ہوجاتاہے بڑھ جاتاہے کیونکہ قرآن میں غوروفکرکرنے سے واللہ!قسم کھاراہوں میں کہ ایمان میں مضبوطی ہوتی ہے اورایسے آپ کی سمجھ میں بُوجھ میں اور آپ کی حکمت میں آپ کی زندگی میں ایسی چیزیں اللہ تعالیٰ کی برکتیں اوررحمتیں نازل ہوتی ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے!

قرآن مجید سے دل لگاکر دیکھیں اور سمجھ کرپڑھیں اور عمل کرنا بھی شروع کردیں اوراس کااثر دیکھیں آپ پر کیاہوتاہے آپ کے اخلاق آپ کا عمل آپ کے آداب آپ کااٹھنابیٹھناآپ کے بولنے کاانداز بدل کررہے گاسوال نہیں پیداہوتاکیوں؟کیونکہ جس کاایمان مضبوط ہوجائے جس کا دل قرآن سے جڑجائے اس جیساکون مسلمان ہوسکتاہے؟!

آج ہم کیوں ذلیل وخوار ہیں؟ہماری عزت اسلام میں ہے اسلام کی بنیادقرآن میں ہے قرآن سے ہماراکیاتعلق ہے دیکھ لیں!

قرآن سے مراد قرآن اور حدیث کیونکہ حدیث بھی اور قرآن بھی یہ سب وحی ہے جب قرآن کی حیثیت نہیں تو پھر حدیث کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے مجھے بتائیں ذرا؟! میں پھر سے کہتا ہوں کہ ہماری جو عزت ہے اسلام سے جڑی ہے اسلام کی بنیاد قرآن ہے آج قرآن ہمارے دلوں میں کیا حیثیت رکھتا ہے پوچھیں اپنے آپ سے! اور قرآن صرف بوسہ دے کر سر پر اسے رکھ کر کمرے کی کسی بلند جگہ پر رکھنے کے لیے نہیں نازل کیا گیا ،اُسے دس کپڑوں میں محفوظ کر کے رکھنے کے لیے نہیں نازل کیا گیا، قرآن مجید پڑھنے کے لیے ہے قرآن مجید تلاوت کرنے کے لیے ہے قرآن مجید سمجھنے کے لیے ہے اس پر عمل کرنے کے لیے ہے اپنی زندگی بدلنے کے لیے ہے اس لیے قرآن نازل ہوا ہے۔

یہی قرآن صحابہ پر نازل ہوا زندگی بدل گئی، پتھر دل لوگ تھے جاہل تھے جہالت کا عروج تھا جاہلیت کا زمانہ تھا اپنے دور کے اپنے زمانے کے بدترین لوگ سمجھے جاتے تھے اس قرآن نے ان کی زندگی کو بدلا ہے آج ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمارے کون ہیں بہترین نمونہ؟ ہمارے والدین ہیں آباؤاجداد ہیں کون ہیں؟ صحابہ ہیں سلف صالحین ہیں۔

کیوں ہیں؟ اس قرآن سے زندگی بدلی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے زندگی بدلی ہے، انہوں نے سمجھا ہے عمل کیا ہے من و عن سے تسلیم کیا ہے زندگی بدلی ہے۔ آج ہماری زندگی کیوں نہیں بدل پا رہی؟! آج مسلمان پست کیوں ہیں ذلیل کیوں ہیں خوار کیوں ہیں؟! جو دنیا کے ذلیلوں کے ذلیل یہودی ہیں آج ہم اُن کے نیچے کیوں ہیں کبھی سوچا ہے غور و فکر کیا ہے؟!

کہنا تو آسان ہے اور سیاست کی باتیں کرنا بھی بہت آسان ہے کہ فلاں حکمران نے یہ کر دیا اُس نے وہ کر دیا یہ کر سکتا ہے وہ کر سکتا ہے بھئی ہم کیا کر سکتے ہیں! مجھ سے پوچھا جائے گا کہ میرا حکمران کیا کر رہا ہے اُس کی سزا اللہ تعالیٰ مجھے دے گا؟! اُس کے کیا سیاسی تعلقات بنے یہودیوں کے ساتھ یہ اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا؟!

قبر میں سوال مجھ سے ہوگا کہ تم نے کیا کیا ہے؟ یہ قرآن نازل ہوا تھا اس پر تم نے کیا کیا ہے حق ادا کیا ہے پڑھا ہے سمجھا ہے عمل کیا ہے؟

سورۃ الکھف ہر جمعہ میں پڑھتے ہیں سورۃ الکھف کا مطلب کیا ہے ہم میں سے کتنے لوگوں کو آتا ہے؟

پچھلے تیس چالیس پچاس یا اس سے کم یا اس سے زیادہ سالوں سے ہر جمعہ کو پڑھ رہے ہیں بعض لوگ تو حافظ بھی ہو گئے ہیں سورۃ الکھف کو یاد بھی کر لیا ہے جبکہ حافظ نہیں ہیں لیکن زیادہ پڑھ پڑھ کر ہفتے میں یاد بھی کر لیا ہے کیا مطلب ہے؟ چھوڑیں لمبی سورۃ سے چلیں، سورۃ الفلق:

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ (الفلق:1-3)

﴿غَاسِقٍ﴾ کا مطلب کیا ہے؟ ﴿غَاسِقٍ﴾ کسے کہتے ہیں؟ ﴿الۡفَلَقِ﴾ کیا ہوتا ہے پتہ ہے؟ واللہ! شرمندگی کا مقام ہے۔

شرم آنی چاہیے کہ ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ موبائل فون میں کون سا لوگو (Logo) کس کے لیے ہے، یہ یوٹیوب (YouTube) کے لیے ہے یہ ایڈوب ریڈر (Adobe Reader) کے لیے ہے یہ گوگل (Google) کے لیے ہے اور ہمیں پتہ نہیں ہے کہ ﴿الۡفَلَقِ﴾ کا مطلب کیا ہے اور یہ مسلمان بڑا مجاہد اور کامیاب ہونا چاہتا ہے!

الصمد کسے کہتے ہیں؟

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝﴾ (الاخلاص:1-2)

﴿الصَّمَدُ﴾ کا مطلب کیا ہے پتہ ہے؟! نہ بتائیں مجھے اپنا محاسبہ کر کے بتائیں پتہ ہے کہ پتہ نہیں ہے! ہم میں سے کتنے لوگوں کو پتہ ہے؟!

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ﴾: کیوں غور و فکر نہیں کرتے قرآن مجید میں؟!

یہ کون مخاطب ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو منافقین کے لیے خصوصی فرمایا ہے (دیکھیں کس کے سیاق اور سباق میں آیا ہے؟ یہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں فرمانبردار ہیں)۔ ہم تو سچے فرمانبردار ہیں نا ہم غور و فکر کرتے ہیں؟!

غور و فکر کرنا پتہ ہے کب ہوتا ہے؟ جب مطلب سمجھ لیتے ہیں پھر غور و فکر کیا جاتا ہے۔

اور ہم تو پہلی اسٹیج میں پھنسے ہوئے ہیں مطلب سمجھ آئے گا تو غور و فکر کریں گے!

غور و فکر کب ہوتا ہے؟ تدبّر کب ہوتا ہے؟ معنی نہیں جانتے غور و فکر کر سکتے ہیں؟

سورۃ الاخلاص آپ کو ﴿الصَّمَدُ﴾ کے مطلب کا پتہ نہیں ہے کہ صمد کیا ہوتا ہے آپ غور و فکر کر سکتے ہیں؟ نہیں کر سکتے نا!

"اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْن" یہ کہہ سکتے ہیں کہ اتنی بڑی مصیبت امت پر ہو! تو اس لیے اپنا محاسبہ بہت لازمی ہے۔

منافقین میں سے کتنے لوگوں نے سمجھا ہے توبہ کی ہے نہیں کی ہے وہ جانیں، کافروں میں سے کتنے لوگ اس آیت کو پڑھنے کے بعد سدھرے ہیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، ہم کتنے سدھرے ہیں اس آیت کو پڑھنے کے بعد اور اس جیسی آیتوں کو پڑھنے کے بعد سوال یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کو پڑھنے کی تدبّر کرنے کی اور اس پر عمل کرنے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ فرمائے، آمین (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سوال اور جواب

سوال: قرآن اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا فرق ہے؟

جواب: قرآن جو ہے وہ لفظ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے معنی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

حدیث، وحی نازل ہوتی ہے اور لفظ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہوتا ہے (حدیث میں وحی نازل ہوتی ہے نا اور لفظ وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں)۔

حدیث میں وہ ہے تو ساری وحی نا تو حدیث کیا ہے؟ لفظ اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ ہیں یعنی اس معنی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بات کرنی ہے پیغام آگیا ہے۔

جبریل علیہ الصلاۃ والسلام آئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موضوع اس معنی پر بات کرنی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات کر دیتے وہ حدیث میں آگیا ہے۔

حدیث قدسی میں یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں لیکن قرآن کا حصہ نہیں ہیں، ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لفظ بھی اور معنی بھی دونوں (حدیث قدسی میں لفظ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور معنی بھی) لیکن قرآن کے جیسے تلاوت نہیں کیا جاتا قرآن کو اللہ تعالیٰ نے الگ درجہ دیا ہے۔

حدیث قدسی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”قَالَ اللّٰهُ “(اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) اب حدیث کس نے فرمایا ہے؟ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہے نا لیکن لفظ اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے، حدیث قدسی میں لفظ بھی اللہ تعالیٰ کا ہے لیکن اس کی تلاوت قرآن جیسی نہیں ہے اور نہ ہی نماز میں پڑھا جا سکتا ہے تو یہ فرق ہے حدیث قدسی میں (واللہ أعلم)۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 004-16: سورۃ النساء کی مختصر تفسیر (آیات:80-82) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio